حضرت عمر فاروقؓ کا بیت المال سے وظیفہ

کمپوزنگ: عبیداللہ صدیقی

نوٹ: یہ واقعہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی کتاب حکایاتِ صحابہؓ سے ماخوذ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تجارت کیا کرتے تھے۔ جب خلیفہ بنائے گئے تو بیت المال سے وظیفہ مقرر ہوا۔ مدینہ طیبہ میں لوگوں کو جمع فرما کر ارشاد فرمایا کہ میں تجارت کیا کرتا تھا۔ اب تم لوگوں نے اس میں مشغول کر دیا۔ اس لئے اب گذارہ کی کیا صورت ہو؟ لوگوں نے مختلف مقداریں تجویز کیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ چپ بیٹھے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ توسط کے ساتھ جو تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو کافی ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس رائے کو پسند فرمایا اور قبول کر لیا اور متوسط مقدار تجویز ہو گئی۔ اس کے بعد ایک مرتبہ ایک مجلس میں جس میں خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم شریک تھے یہ ذکر آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وظیفہ میں اضافہ کرنا چاہیئے کہ گذر میں تنگی ہوتی ہے۔ مگر ان سے عرض کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اس لئے ان کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہونے کی وجہ سے اُمُّ المومنین بھی تھیں، ان کی خدمت میں یہ حضرات تشریف لے گئے اور ان کے ذریعہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اجازت اور رائے معلوم کرنے کی کوشش کی اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ ہم لوگوں

کے نام معلوم نہ ہوں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا تو چہرہ پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نام دریافت کئے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ پہلے آپ کی رائے معلوم ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ان کے نام معلوم ہو جاتے تو ان کے چہرے بدل دیتا۔ یعنی ایسی سزائیں دیتا کہ منہ پر نشان پڑ جاتے۔ تو ہی بتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمدہ سے عمدہ لباس تیرے گھر میں کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ دو کپڑے گیروی رنگ کے جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن یا کسی وفد کی وجہ سے پہنتے تھے۔ پھر فرمایا کہ کونسا کھانا تیرے یہاں عمدہ سے عمدہ کھایا؟ عرض کیا کہ ہمارا کھانا جَو کی روٹی تھی۔ ہم نے گرم گرم روٹی پر گھی کے ڈبہ کی تلچھٹ الٹ کر اس کو ایک مرتبہ چپڑ دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس کو مزے لے کر نوش فرمار ہے تھے اور دوسروں کو بھی کھلا تے تھے۔ فرمایا کونسا بستر عمدہ ہوتا تھا جو تیرے یہاں بچھاتے تھے؟ عرض کیا ایک موٹا سا کپڑا تھا، گرمی میں اس کو چوہرا کر کے بچھا لیتے تھے اور سردی میں آدھے کو بچھا لیتے اور آدھے کو اوڑھ لیتے۔ فرمایا حفصہ ان لوگوں تک یہ بات پہنچا دے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے طرزِ عمل سے ایک اندازہ مقرر فرما دیا، اور امید (آخرت) پر کفایت فرمائی۔ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرونگا۔ میری مثال اور میرے دو ساتھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال ان تین شخصوں کی سی ہے جو ایک راستہ پر چلے۔ پہلا شخص ایک توشہ لے کر چلا اور مقصد کو پہنچ گیا۔ دوسرے نے بھی پہلے کی اتباع کی اور اسی کے طریقہ پر چلا وہ بھی پہلے کے پاس پہنچ گیا۔ پھر تیسرے شخص نے چلنا شروع کیا، اگر وہ ان دونوں کے طریقہ پر چلے گا تو ان کے ساتھ مل

www.alkalam.pk

جائے گا اور اگر ان کے طریقہ کے خلاف چلے گا تو کبھی بھی ان کے ساتھ نہیں مل سکے گا۔(اشہر)

فائدہ: یہ اس شخص کا حال ہے جس سے دنیا کے بادشاہ ڈرتے تھے، کانپتے تھے۔کیسی زاہدانہ زندگی کے ساتھ عمر گزار دی۔ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ پڑھ رہے تھے اور آپ کی لنگی میں بارہ پیوند تھے جن میں سے ایک چمڑہ کا بھی تھا۔ایک مرتبہ جمعہ کی نماز کے لئے تشریف لانے میں دیر ہوئی تو تشریف لا کر معذرت فرمائی کہ مجھے اپنے کپڑے دھونے میں دیر ہوئی اور ان کپڑوں کے علاوہ اور تھے نہیں۔ (اشہر)

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا نوش فرما رہے تھے۔غلام نے آ کر عرض کیا کہ عتبہ بن ابی فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے ہیں۔آپ نے اندر آنے کی اجازت فرمائی اور کھانے کی تواضع فرمائی۔وہ شریک ہوگئے تو ایسا موٹا کھانا تھا کہ نگلا نہ گیا۔انہوں نے عرض کیا کہ چھنے ہوئے آٹے کا کھانا بھی تو ہوسکتا تھا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا سب مسلمان میدہ کھا سکتے ہیں؟ عرض کیا کہ سب تو نہیں کھا سکتے۔فرمایا کہ افسوس تم یہ چاہتے ہو کہ میں اپنی ساری لذتیں دنیا ہی میں ختم کردوں۔ (اسد الغابہ)

اس قسم کے سینکڑوں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں واقعات ان حضراتِ کرام کے ہیں۔ان کا اتباع نہ اب ہوسکتا ہے نہ ہر شخص کو کرنا چاہیئے کہ قویٰ ضعیف ہیں جس کی وجہ سے تحمل بھی اُن کا اس زمانہ میں دشوار ہے۔اسی وجہ سے اس زمانہ میں مشائخ تصوف ایسے مجاہدوں کی اجازت نہیں دیتے جن سے ضعف پیدا ہو کہ قوتیں پہلے ہی سے ضعیف ہیں۔ان حضرات کو اللہ جَلَّ شَانُہٗ نے قوتیں بھی عطا فرمائی تھیں۔البتہ یہ ضروری ہے کہ اتباع کی خواہش اور تمنا ضرور رکھنا

چاہیئے کہ اس کی وجہ سے آرام طلبی میں کچھ کمی واقع ہو، اور نگاہ کچھ تو نیچی رہے اور اس زمانہ کے مناسب اعتدال پیدا ہو جائے کہ ہم لوگ ہر وقت لذّاتِ دنیا میں بڑھتے جاتے ہیں۔ ہر شخص اپنے سے زیادہ مال و دولت والے کی طرف نگاہ رکھتا ہے اور اس حسرت میں مرا جاتا ہے کہ فلاں شخص مجھ سے زیادہ وسعت میں ہے۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]